© rasailojaraid.com

رجوع ہوجاتا (جس کا شروع ہوجانا بحالات موجودہ کچھ بعید نہ تھا) تو پٹنہ کا اجتماع یا تو سرے سے منعقد ہی نہ ہوسکتا اور اگر کسی طرح منعقد ہوجاتا تو اس کی حیثیت کل ہند اجتماع کی تو بہر حال نہ ہوتی۔ اس وجہ سے بہتر یہی خیال کیا گیا کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے۔

اس التوا کے اعلان کے بعد مقامی ارکین شوریٰ اور بعض دوسرے رفقائے جماعت کی موجودگی میں اجتماع سالانہ کے مسئلہ پر مزید غور کیا گیا تو ملک کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہر شخص نے یہی رائے دی کہ نہ صرف اس وقت بلکہ ادھر کچھ عرصہ تک کسی آل انڈیا اجتماع کے انعقاد میں سخت دشواریاں ہیں اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس سال اجتماع سالانہ کا خیال ترک کر دیا جائے اور اس مقصد کو، جو سالانہ اجتماع سے پورا ہوتا تھا، حلقہ وار اجتماعات سے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ رائے مختلف پہلوؤں سے قرین مصلحت نظر آئی اس وجہ سے اگرچہ (وقت کی تنگی اور وسائل آمدورفت کے تعطل کی وجہ سے) تمام ارکین شوریٰ سے استصواب ناممکن تھا تاہم یہ رائے اختیار کر لی گئی اور حلقہ وار اجتماعات کے لیے مقامات اور تاریخوں کا فیصلہ کر کے اعلان کر دیا گیا۔ یہ فیصلہ بالکل وقت کے وقت کیا گیا ہے، نہ شوریٰ کے ارکین سے مشورہ کیا جا سکا ہے، اور نہ دوسری مقامی جماعتوں ہی سے کوئی استصواب کیا جا سکا ہے اس وجہ سے ممکن ہے بعض جگہ کارکنوں کو وقت کی تنگی اور موجودہ مشکلات کی وجہ سے زحمتیں پیش آئیں لیکن اب اس میں کچھ زیادہ ترمیم وتغیر کی گنجائش نہیں ہے اس وجہ سے تمام ارکان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حالات کو ان تاریخوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں۔ اس ملک میں ہم کو اس وقت جن حالات سے سابقہ ہے اور آئندہ جن حالات سے سابقہ پڑنے کا اندیشہ ہے ان کا تقاضا ہے کہ ہمارے کارکنوں کو اس بات کی مشق ہو کہ وہ فوری نوٹس پر کسی بڑے اجتماع کا انتظام کرسکیں اور اسی طرح ہمارے عام ارکان کو یہ عادت ہو کہ وہ فوری بلاوے پر اکٹھے ہوجایا کریں۔

بہار میں جماعت کے زیر اہتمام | ہورہا ہے اس کی تفصیلات جاننے کا قدرتی طور پر لوگوں میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شوق ہوگا لیکن ان صفحات میں وہاں کے کاموں کا کوئی ذکر دو وجہوں سے نہیں آسکا۔ ایک یہ ہے کہ ہم وہاں جو خدمت انجام دینا چاہتے ہیں اس کو ٹھیک ٹھیک اپنے نصب العین کے مطابق انجام دینے کے لیے یہ ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ کام سرتاسر جماعت کے سرمایہ اور جماعت کے کارکنوں کے ہاتھوں انجام پائے اس سبب سے نہ عام پبلک سے اس کام میں شرکت کے لیے کوئی اپیل کی گئی اور نہ اخبارات کے صفحات میں اس کا کوئی چرچا مناسب معلوم ہوا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے وہاں کے لیے کام کا جو نقشہ تیار کرکے کارکنوں کے حوالہ کیا ہے وہ کسی عاجلانہ اور فوری کام کا نقشہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک صبر آزما اور دیر طلب پروگرام ہے اس وجہ سے اس کی کوئی واقعی رپورٹ اسی وقت پیش کی جا سکتی ہے جبکہ ہمارے کارکن اپنے پروگرام کو پورا کرکے وہاں سے واپس آجائیں اس سے پہلے وہاں کے کاموں کی کوئی تفصیل بتانا مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ خاکہ بتایا جا سکتا ہے جو وہاں ہمارے رفقا کے سامنے ہے اور جس کی تکمیل کے ارادہ سے وہ اب تک وہاں جمے ہوئے ہیں اور جب تک ضرورت محسوس کریں گے انشاء اللہ صبر و استقلال کے ساتھ جمے رہیں گے

بہار میں چند قسم کے کام ہمارے رفقاء کے سامنے ہیں۔

۱۔ سب سے مقدم کام یہ ہے کہ وہاں کے مسلمانوں پر اکثریت کے بے تحاشا مظالم اور تعداد کی غیر معمولی کمی کی وجہ سے خوف و ہراس کی جو حالت طاری ہوگئی ہے اس کو دور کرکے ان کی ہمت بندھائی جائے اور ان کے حوصلہ کو قائم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ اس بات کی ضرورت کچھ تو اس وجہ سے تھی کہ جو لوگ بہار میں مسلمانوں کے پیش پیش تھے ان کے ذہن خود منتشر تھے جس کی وجہ سے ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ کسی ہمت ہاری ہوئی بھیڑ کی پراگندگی کو دور کرکے اس کو از سر نو مجتمع اور پا برجا کر سکیں گے اور کچھ اس وجہ سے تھی کہ آج مسلمان لیڈروں پر بھی قومیت پرستی کی وہی رنگ مسلط ہے جو دنیا کی دوسری قوموں پر مسلط ہے اس وجہ سے یہ مسلمانوں کی پست ہمتی کو دور کرنے کے لیے اگر کچھ کر سکتے ہیں تو صرف یہ کر سکتے ہیں کہ ان کے قومی تعصب کو بھڑکا کر ان کے اندر کچھ جوش پیدا کر دیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمارے نزدیک اس طرح کا جوش بجائے خود ایک مہلک بیماری ہے جس کو اسلام نے حمیت جاہلیت کے نام سے پکارا ہے اس وجہ سے ہم نے یہ چاہا کہ اس موقع پر ہم اپنے امکان بھر ہندوستان کے مسلمانوں کے اندر وہ صحیح اسلامی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں جو موجودہ خطرناک حالات میں ان کی ہمت بھی بندھائے اور ان کے اس طرز فکر اور طریق کار میں بھی تغیر پیدا کرے جس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو ایک اقلیت کی حیثیت میں پا رہے ہیں اور ان کے غیر مسلم پڑوسی ان کو اپنے لیے رحمت کے بجائے مصیبت خیال کر رہے ہیں۔ ہم اس بات پر پورا یقین رکھتے ہیں کہ اگر مسلمان سچے مسلمان بن جائیں اور دینی ان ذمہ داریوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ جائیں جو شہداء اللہ فی الارض ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے غیر مسلم بھائیوں کی اصلاح سے متعلق ڈالی ہیں تو کم از کم جہاں تک خود ان کا تعلق ہے ان کا رویہ اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کے ساتھ فوراً ہمدردانہ ہو جائے گا اور توقع ہے کہ اس کے جواب میں غیر مسلموں کے رویہ میں بھی نہایت خوشگوار تبدیلیاں ہوں گی اور وہ اپنے اچھے پڑوسیوں کی اچھی باتوں اور ان کے اچھے کاموں سے اچھے سبق لیں گے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہوا (جس کا اندیشہ بہت کم ہے) بلکہ وہ مخالفت اور عداوت ہی پر تلے رہے اور اس عداوت و مخالفت کے جنون میں انھوں نے اس سے زیادہ مظالم مسلمانوں پر ڈھائے جو انھوں نے بہار میں پچھلے مہینوں ڈھائے ہیں تو اس سے مسلمانوں پر وہ خوف و ہراس نہ طاری ہوگا جو اس وقت طاری ہے بلکہ ان کی سچی خدا ترسی کی وجہ سے ان مظالم سے ان کی ہمت و قوت میں اضافہ ہوگا اور وہ شکستہ دل ہونے کے بجائے دوگنے جوش و حوصلہ کے ساتھ نہ صرف اپنے کام کو جاری رکھیں گے بلکہ اپنے اوپر ظلم ڈھانے والے غیر مسلموں کے ساتھ اپنی شفقت و ہمدردی بھی باقی رکھیں گے۔ اس صورت میں لازمی طور پر اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوگی اور کچھ سنگ دل قسم کے لوگ اگر ان کو ستائیں گے، ان کو گھروں سے نکالیں گے اور ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کے درپے ہوں گے تو خود انہی غیر مسلموں کے اندر سے ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جو اپنے ان صالح اور مصلح پڑوسیوں کے ساتھ نہ صرف ہمدردی کریں گے بلکہ ان کا پورا پورا ساتھ دیں گے لیکن قوم پرستی کا برا ہو کہ اس نے اس سیدھی اور صاف راہ کی طرف آنے سے مسلمانوں کو روک رکھا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اب ان میں دو ہی قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں یا تو وہ لوگ ہیں جو وطنی قومیت کے خبط میں مبتلا ہو کر مسلم اور غیر مسلم کا امتیاز ہی سرے سے کھو بیٹھے ہیں یا پھر وہ لوگ ہیں جو نسلی قومیت کے تعصب میں اس قدر خود باختہ ہو گئے ہیں کہ اپنے اور غیر مسلموں کے درمیان عداوت کے تعلق کے سوا اور کسی تعلق کا امکان ہی نہیں سمجھتے۔

۲- دوسرا کام ہمارے رفقاء کے سامنے یہ ہے کہ مسلمانوں کو مشورہ دیں کہ اپنی بستیاں الگ الگ خطوں (Pockets) کی شکل میں بسائیں۔ یہ مشورہ درحقیقت ہے تو حکومت کے سامنے پیش کرنے کا کیونکہ یہ کام عام لوگوں کے کرنے کا نہیں بلکہ حکومت ہی کے کرنے کا ہے لیکن جن لوگوں کے ہاتھوں میں آج حکومت کی باگ ہے ان سے ہم کو یہ امید نہیں ہے کہ وہ اپنے اغراض کے خلاف کوئی بات محض اس وجہ سے مان لیں گے کہ وہ معقول اور امن پسندانہ ہے اس وجہ سے ہم نے یہ راہ اختیار کرنے کے بجائے اپنے کارکنوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ مسلمان بستیوں کا کوئی خاص حلقہ منتخب کر کے وہاں کے مسلمانوں کے اندر انصار اور مہاجرین کی اسپرٹ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جن لوگوں کو منتقل کرنا ہو ان کے اندر ایسا جذبہ پیدا کیا جائے کہ ان کو اپنا اخلاقی اور دینی مفاد اتنا عزیز ہو جائے کہ اس کے لیے وہ ہر طرح کی عسرت اور تکلیف برداشت کر لینے پر آمادہ ہو جائیں اور جن لوگوں کی طرف منتقل کرنا ہو ان کے اندر ایثار کا وہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ وہ منتقل ہونیوالوں کو بخوشی اپنی زمینوں اور اپنی املاک میں شریک بنانے پر راضی ہو جائیں۔ اصلی چیز دلوں کے اندر جگہ کا پیدا ہونا ہے جب یہ چیز پیدا ہو جائے گی تو زمین بھی فراخ ہو جائے گی اور وسائل معیشت میں بھی برکت ہو گی۔ اس طرح ایک پاکٹ بھی اگر مسلمانوں کے اپنے ہمت و ایثار سے بن گیا تو اس کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اس کوشش میں آپ سے آپ مسلمانوں کی اخلاقی تربیت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہو جائے گی اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ یہ پاکٹ ایک نمونہ کا کام دے گا جس کی نقل دوسرے خطوں کے مسلمان بھی کریں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ یہ کام حکومت کی مدد کے بغیر بلکہ اس کے علی الرغم انجام پا جائے گا اور جب

© rasailojaraid.com

حکومت یہ محسوس کرے گی کہ اقلیت اپنے تحفظ کے جائز وسائل اختیار کرنے پر تل گئی ہے تو بالآخر وہ بھی مجبور ہوگی کہ ان کے املاک و جائداد کے لیے کوئی ایسی شکل پیدا کرے کہ حقدار اپنے حقوق سے محروم نہ رہیں۔

۳۔ تیسری چیز ہمارے رفقاء کے سامنے یہ ہے کہ اپنی استطاعت بھر امداد کا کام (ریلیف) کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ اس معاملہ میں مسلم و غیر مسلم کے درمیان ہرگز کوئی تفریق نہ کی جائے۔ اگر غیر مسلم بھی امداد کے مستحق ہوں تو ان کی بھی تا حد امکان ہر طرح کی امداد کی جائے۔ نیز ہم کو یہ معلوم ہوا تھا کہ بہار کے آفت زدہ علاقہ میں ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے جو یوں تو سخت محتاج مدد ہیں لیکن وہ ریلیف کمیٹیوں اور امدادی کیمپوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے ہیں۔ یہ اپنی شرافت اور خودداری کی وجہ سے ریلیف کمیٹیوں اور امدادی کیمپوں کے دروازے کھٹکھٹانے پر آمادہ نہیں ہیں اور کوئی ایسا امدادی ادارہ اس علاقہ میں موجود نہیں ہے جو خود ان کا کھوج لگا کر ان کی امداد کرے۔ ہم نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اپنے کارکنوں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ امکانی کوشش کر کے اس طرح کے متعفف اور خوددار لوگوں کا سراغ لگائیں اور ان کے حالات درست کرنے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں ایسے لوگوں کی تعداد بھی فساد زدہ علاقہ میں کچھ کم نہیں تھی جو اپنے قیمتی سامان اور املاک از قسم زیورات وغیرہ اونے پونے بیچ رہے تھے۔ ہم نے اس سلسلہ میں بھی کچھ ضروری ہدایات اپنے کارکنوں کو دی ہیں کہ اول تو وہ لوگوں کو اس طرح کے اقدام سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور اگر باز رکھنا ممکن نہ ہو تو کم از کم اس کا بندوبست کیا جائے کہ ان کی چیزیں بازار کے نرخ پر بک جائیں۔

یہ ہدایات دے کر ہم نے جنوری ۴۷ء کے آخر میں اپنے محترم رفیق جناب محمد عبدالجبار صاحب غازی کو پٹنہ بھیجا اور ان کی امداد کے لیے چند مقامی ارکان و ہمدردانِ جماعت پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ بھی بنا دی تاکہ خاص اہمیت رکھنے والے مسائل کے سوا اور سارے امور برسرِ موقع ہی طے کر لیے جایا کریں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرکز کی ہدایات کے انتظار میں کاموں میں کوئی تاخیر واقع نہ ہو۔ نیز غازی صاحب موصوف کو یہ اختیار بھی دیدیا گیا ہے کہ وہ جماعت کے ارکان میں سے جن لوگوں کو چاہیں اپنی امداد کے لیے بلا سکتے ہیں اور عارضی طور پر جماعت کی تربیت گاہ بھی پٹنہ میں منتقل کر دی گئی ہے تاکہ تربیت گاہ میں شریک ہونیوالے ذہنی تربیت کے ساتھ ساتھ عملی تربیت بھی حاصل کر سکیں۔ ان سارے کاموں کی تکمیل کے لیے کافی سرمایہ کی ضرورت تھی اور ہے لیکن ہمارے پاس نہ تو مرکز میں اتنا محفوظ سرمایہ تھا کہ اس کے بل بوتے پر اتنے بڑے کام کا آغاز کر سکتے اور نہ جماعت ہی کی مالی حالت ایسی تھی کہ اس کے اعتماد پر یہ کام شروع کر سکتے تاہم اللہ کا نام لے کر ہم نے کام شروع کر دیا اور چندے کی کوئی عام اپیل کرنے کے بجائے جماعت کے کارکنوں اور ہمدردوں کو ایک گشتی مراسلے کے ذریعے سے اطلاع کر دی کہ وہ جو امدادی رقم بھیج سکیں پٹنہ کی مقامی جماعت کے پتہ پر بھیجیں۔ اس طرح ہماری مختلف شاخوں سے جو رقمیں ہمیں موصول ہوئی ہیں اس کی مجموعی مقدار اس وقت تک ....۲۷ ہزار ہے۔

ان ارادوں اور اس سرمایہ کے ساتھ ہمارے جو رفقاء بہار میں کام کر رہے ہیں وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے یا ناکامیاب اور اگر کامیاب ہوئے تو کس حد تک کامیاب ہوئے؟ ان سوالوں کے فیصلہ کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔ جو رپورٹیں ہمیں وہاں سے مل رہی ہیں وہ نہ مایوس کن ہیں اور نہ بہت زیادہ امید افزا ہیں۔ بعض اسکیمیں شروع کر دی گئی ہیں، بعض کے لیے زمین ہموار کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، بعض ابھی زیر غور ہیں۔ مستقبل فیصلہ کرے گا کہ اس تمام تگ و دو کا حاصل کیا رہا۔ اس وقت تک کی کوششوں کا حاصل صرف یہ ہے کہ ذہین اور سمجھ دار لوگوں کا ایک حلقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو ہماری اسکیم اور ہمارے طریق کار سے پوری طرح متفق ہو چکا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کامیابی بھی کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے۔ کام کا جو نقشہ ہمارے سامنے ہے وہ کوئی وقتی اور ہنگامی نقشہ نہیں ہے بلکہ اس میں کافی وقت لگے گا اور اس کے لیے سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو کامیاب بنانے کے لیے مقامی کارکنوں کی ایک اچھی جماعت پیدا ہو جائے۔ اگر ہماری اس وقت کی جدوجہد کا نتیجہ صرف اتنا ہی نکلے کہ خود بہار کے کارکنوں کی ایک جماعت ہماری اسکیم اور طریق کار کو اپنا لے تو ہم اس نتیجہ پر پوری طرح مطمئن ہیں۔ اس وقت تک ہمارے سے ہم کو جو اطلاعات ملی ہیں ان کی روشنی میں اس سے زیادہ وہاں کے کاموں اور ان کے نتائج کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ تمام حالات کا صحیح اندازہ وہاں کی آخری رپورٹ سے ہوگا جو ان شاء اللہ کام کے ختم ہونے پر شائع کر دی جائے گی۔

© rasailojaraid.com